116399 - بیوی کنواری نہ تھی تو اسے طلاق دیکر اس سے حرام معاشرت کرتا رہا

سوال

ایک شخص نے شادی کی تو سہاگ رات بیوی کو کنواری نہ پا کر طلاق دے دی، بیوی کے میکے والوں اور خاوند کے گھر والوں کو نہ تو طلاق کا علم ہے اور نہ ہی کنوارہ پن ضائع ہونے کا، اور اس سے انتقام لینے کے لیے اسے اپنے پاس ہی رکھا اور اس سے معاشرت بھی کرتا رہا لیکن اس میں بیوی سے رجوع کی نیت نہ تھی، اور اس نے بیوی سے بھی کہہ دیا کہ وہ اس کے ساتھ رہ تو رہا ہے لیکن رجوع کی نیت نہیں، اور بیوی کو بتایا کہ کچھ عرصہ بعد فیصلہ کریگا کہ آیا وہ اس کے ساتھ مستقل رہنا چاہتا ہے یا نہیں، لیکن خاوند اور بیوی کے مابین ازدواجی تعلقات قائم رہے.

یہ علم میں رہے کہ دو برس کے بعد ان کے مابین معاملات استقرار پا گئے اور دونوں اکٹھے زندگی گزارنے پر متفق ہو گئے اور خاوند کو علم تھا کہ عدت گزرنے کے بعد عقد نکاح اور نیا مہر ضروری ہے، اور بیوی کو بھی اس کے متعلق بتا دیا، اور اس لیے کہ طلاق کا کسی اور کو علم نہ تھا دونوں اس پر متفق ہوئے کہ جب بیوی میکے جائیگی تو وہ بیوی کے والدین کے سامنے عقد جدید کے سیاق کلام میں میری بیوی کے الفاظ دھرائے گا اور اسی طرح اپنے گھر والوں کے سامنے بھی اور اسے انہوں نے آپس میں ایجاب و قبول اور بیوی کے ولی کی موافقت ضمنی اور گواہ (ان کے جاننے والے اور دونوں کے خاندان) شمار کیا، اور جو کچھ ہو چکا تھا خاوند اور بیوی دونوں نے اس سے توبہ و استغفار کر لی، اور اس کے بعد اللہ نے انہیں ایک بچہ دیا اور پھر دوسرا بھی.

کیا ان کی شادی صحیح ہے، اور اگر صحیح نہیں تو انہیں کیا کرنا چاہیے، یہ علم میں رہے کہ شادی کو سات برس ہو چکے ہیں (دو برس سہاگ رات کے بعد اور اکٹھے رہنے کے اتفاق کے بعد پانچ برس)؟

پسندیدہ جواب

اول :

آدمی کو اس قبیح اور شنیع عمل پر
تعجب ہوتا کہ اتنی بڑی اور فحش برائی ایسے شخص سے صادر ہو جو حلال کو چھوڑ کر حرام
کی طرف چل نکلے، اور صرف انتقام کے دعوی کی بنا پر دو برس تک زنا کاروں میں شامل ہو
کر زنا کرتا رہے.

اور پھر عورت بھی اس پر موافق ہو اور
اس برائی کو مت روکے اور انکار نہ کرے، وہ صرف رسوائی کے ڈر اور خدشہ اور عار کی
خاطر گناہ اور آگ پر راضی ہو گئی، اس طرح وہ دونوں ہی زنا کاری کی زندگی بسر کرتے
رہے اور لوگ اسے خاوند اور بیوی سمجھتے رہے.

لیکن علام الغیوب اللہ مالک الملک پر
تو حقیقت حاصل مخفی نہیں رہ سکتی، اللہ نے ان پر کتنا رحم کیا اور کس قدر حلم و بردباری کی کہ ان دونوں کو مہلت دی اور غالب مقتدر کی پکڑ نہیں آئی.

ان دونوں احمقوں سے اس اقدام کی
شناعت وقباحت کیسے غائب رہی، اور وہ کس طرح بھول گئے کہ زنا کی کتنی شدید سزا ہے، اور کتنا المناک عذاب ہے، حتی کہ جب رجوع اور توبہ کا وقت آیا تو بھی انہوں نے حیلہ سازی کرنا شروع کر دی اور کھلواڑ کیا، اور ایسا عمل کرنے لگے جیسے انہوں نے ضمنی عقد اور شرعی نکاح شمار کر لیا!

یہ اس کی دلیل ہے کہ ان کے دلوں میں
خواہش گھر کر چکی ہے اللہ اس سے محفوظ رکھے، کنوارہ پن مفقود لڑکی سے ناپسندیدگی و کراہت اللہ کے لیے نہ تھی، بلکہ یہ تو نفسانی خواہش کے لیے تھی، اور نہ ہی حق کی طرف رجوع اس طرح تھا جو اللہ کو پسند ہے، بلکہ یہ تو اپنے نفس کو محفوظ کرنے کے لیے تھا جو برائی پر ابھارنے والا ہے، اس آدمی کو تو یہ چاہیے تھا کہ وہ اپنی باقی عمر اس طرح بسر کرتا کہ اسے ہر وقت خدشہ لگا رہتا کہ کہیں اس کا نفس اسے محسوس یا غیر محسوس طریقہ سے ہلاکت میں نہ ڈال دے.

ہم اس کلام سے ان دونوں کو اللہ کی
رحمت سے دور نہیں کر رہے، کیونکہ اللہ کی رحمت تو بڑی وسیع ہے، نہ تو وہ اس گنہگار کے لیے تنگ ہے اور نہ ہی کسی اور کے لیے کم، ان کو یہی کافی ہے کہ وہ توبہ و استغفار کریں، اور اپنے پروردگار کی طرف پلٹ آئیں، اور کثرت سے ندامت اور استغفار کریں، اور انہیں علم ہونا چاہیے کہ ان کا پروردگار توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے، اللہ نے دنیا میں ان کی پردہ پوشی کی ہے، اور ہماری دعا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی آخرت میں بھی ان کی پردہ پوشی کرے.

لیکن مقصد یہ ہے کہ بندے کو اپنے
کمزور پوائنٹ پر متنبہ رہنا چاہیے، اور اس کے نفس میں جو بیماری ہے اس کو جان کر رکھے تاکہ وہ اسے خراب کرنے کی بجائے اس کا سدباب کر سکے اور اس کی تربیت کر لے کہ کہیں اس کا علاج مشکل نہ ہو جائے.

دوم:

جب آدمی اپنی بیوی کو پہلی یا دوسری
طلاق دے دے اور عدت گزرنے تک اس سے رجوع نہ کرے، تو اس کے لیے وہ بیوی حلال نہیں
ہوگی جب تک وہ اس کے ساتھ نیا عقد نکاح اور نیا مہر نہ رکھ لے، اور یہ عقد نکاح پوری
شروط اور ارکان کے ساتھ ہونا چاہیے یعنی اس میں ولی اور دو گواہ موجود ہوں، اور
خاوند اور بیوی کی رضامندی بھی ہو.

لیکن ولی کی جانب سے اس ضمنی ایجاب
کا کوئی وزن نہیں ہے، کیونکہ ایجاب کا مقصد تو یہ ہے کہ انشاء کے طریقہ پر ہو یعنی
ولی کہے کہ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح تیرے ساتھ کیا اور ہونے والا خاوند کہے کہ میں
نے قبول کیا، اور ایسا نہیں ہوا، کیونکہ ولی کو علم ہی نہیں کہ نکاح ختم ہو چکا ہے
تاکہ اس نکاح کی تجدید کی کوشش و سعی کرے.

اس بنا پر خاوند اور بیوی کے مابین
علیحدگی کرانا ضروری ہے حتی کہ خاوند اور عورت کے ولی کے مابین گواہوں کی موجودگی
میں صحیح نکاح ہو، اور خاوند و بیوی یہ کہہ سکتے ہیں ایک طلاق ہو گئی تھی اور عدت
گزرنے تک رجوع نہیں ہو سکا، یہ ایسے طریقہ سے بات ہو جس سے سمجھ آئے کہ کچھ ہی مدت
قبل ایسا ہوا ہے، تاکہ وہ اپنے آپ پر پردہ ڈال سکیں، اللہ ہی مدد کرنے والا ہے.

اور وہ اولاد جو اس مدت میں ہوئی وہ
ان دونوں کی طرف منسوب ہوگی کیونکہ ان کا اعتقاد تھا کہ یہ نکاح حلال ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

"مسلمان اس پر متفق ہیں کہ ہر وہ
نکاح جس کے بارہ خاوند کا اعتقاد ہو کہ یہ جائز ہے اس میں کی گئی وطئ میں پیدا شدہ
اولاد کو اس طرف ملحق کیا جائیگا اور مسلمانوں کے اتفاق پر وہ ایک دوسرے کے وارث
بھی ہونگے اگرچہ نفس الامر میں وہ نکاح باطل بھی مسلمان اس پر متفق ہیں.... کیونکہ
نسب کا ثبوت نفس الامر میں صحیح نکاح کا محتاج نہیں؛ بلکہ بچہ تو بستر والے کے لیے
ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"بچہ بستر والے کے لیے ہے، اور
زناکار کے لیے پتھر ہیں"

اس لیے جس نے بھی اپنی بیوی کو تین
طلاق دیں اور اس اعتقاد کے ساتھ کہ طلاق نہیں ہوئی اس سے وطئ کرلی اس نے ایسا اپنی
جہالت یا پھر کسی غلط فتوی دینے والے مفتی کی تقلید میں کیا یا کسی اور سبب کی بنا
پر تو اس کی طرف نسب ملحق ہوگا، اور بالاتفاق وہ ایک دوسرے کے وارث ہونگے.

بلکہ اس کی عدت تو اس وقت شمار ہوگی
جب اس سے وطئ ترک کی جائے، کیونکہ اس نے تو اس سے وطئ اس اعتقاد کی بنا پر کی کہ وہ
اس کی بیوی ہے، تو وہ اس کی بستر ہے اس لیے وہ عدت اس وقت گزارے گی جب اس بستر کو
ترک کرے اور جس نے کسی عورت سے فاسد نکاح کیا وہ اس نکاح کے فاسد ہونے پر متفق تھے
یا اس کے فساد میں اختلاف تھا، یا اس عورت کا مالک بنا جس کی ملکیت پر متفق یا پھر
اختلاف ہو تو اس سے پیدا شدہ بچہ اس کی طرف منسوب ہوگا اور مسلمانوں کے اتفاق کے
مطابق وہ ایک دوسرے کے وارث ہونگے " انتہی مختصرا

دیکھیں: فتاوی الکبری (325/3).

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (
23269) اور (
101702) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.